تفسیر سورہ ماعون

تالیف: علامہ شیخ محسن قرائتی دامت برکاتہ
ترجمہ: علامہ محمد علی فاضل دام عزہ

Presented by Ziaraat.Com

سورہ ماعون

سورہ نمبر ۱۰۷ پارہ نمبر ۳۰ کل آیات ۷

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَرَءَیۡتَ الَّذِیۡ یُکَذِّبُ بِالدِّیۡنِ ؕ ﴿۱﴾ فَذٰلِکَ الَّذِیۡ یَدُعُّ
الۡیَتِیۡمَ ۙ ﴿۲﴾ وَ لَا یَحُضُّ عَلٰی طَعَامِ الۡمِسۡکِیۡنِ ؕ ﴿۳﴾ فَوَیۡلٌ
لِّلۡمُصَلِّیۡنَ ۙ ﴿۴﴾ الَّذِیۡنَ ہُمۡ عَنۡ صَلَاتِہِمۡ سَاہُوۡنَ ۙ ﴿۵﴾ الَّذِیۡنَ ہُمۡ
یُرَآءُوۡنَ ۙ ﴿۶﴾ وَ یَمۡنَعُوۡنَ الۡمَاعُوۡنَ ﴿۷﴾

کیا آپ نے اسے دیکھا ہے جو قیامت کا انکار کرتا ہے● یہ وہی تو ہے جو یتیم کو دھکے دیتا ہے● اور خود کو اور دوسروں کو مسکین کے کھانا کھلانے کی ترغیب نہیں دیتا● پس ہلاکت ہے ان نمازیوں کے لیے● جو اپنی نمازوں سے غفلت برتتے ہیں● وہی جو ریاکاری کرتے ہیں● اور زکوۃ (اور ضروریات زندگی کے وسائل) دینے سے روکتے ہیں●

نکات

Presented by Ziaraat.Com

یہ سورت منفی قسم کے افراد کا تعارف کرا رہی ہے۔

- ۱۔جو لوگ دین کے بارے میں منفی نقطہ نظر رکھتے ہیں (یکذب بالدین)
- ۲۔ یتیم اور مسکین کے بارے میں منفی سوچ رکھتے ہیں اور انہیں دھکے دے کر بھگا دیتے ہیں۔ (یدع الیتیم ولایحض)
- ۳۔ نماز وعبادات کے بارے میں منفی اور خلوص سے عاری ہوتے ہیں (ساھون، یراؤن)
- ۴۔لوگوں کی خدمت میں منفی ہوتے ہیں (یمنعون الماعون)

اس آیت میں "دین" سے مراد قیامت کا دن ہے جیسے "مالك یوم الدین" ہے۔

- " دَعّ" کا مطلب ہے کسی کو دھکے دے کر بھگا دینا اور "حَضّ" کا معنی ہے دوسروں کی تشویق وترغیب کرنا۔
- اس سورت میں دین اور معاد کی تکذیب سے مراد "قلبی تکذیب" ہے۔ "قولی تکذیب" نہیں ہے یعنی دل سے جھٹلانا ہے نا کہ زبان کے ساتھ جھٹلانا ہے۔ کیونکہ اس سورت میں وہ لوگ مخاطب ہیں جو نماز پڑھتے ہیں البتہ ایسے لوگوں کی نماز ریا، سہو (بھول) اور غفلت کے ساتھ ہوتی ہے۔
- " ماعون" کا لفظ "معن" سے لیا گیا ہے۔ جس کے معنی ہیں گھر کے استعمال کی چیزیں جو عام طور پر مہمانی کی صورت میں ہمسائے ایک دوسرے سے عاریۃً لیتے ہیں تاکہ ان کی ضرورت پوری ہو جائے۔
- دین ایک ایسے مجموعے کا نام ہے جس کے اجزاء ایک دوسرے سے پیوستہ ہیں جس کی نماز مسکینوں کو کھانا کھلانے اور بے یار ومددگار لوگوں کی خبر گیری سے جدا نہیں۔
- روایات کے مطابق "ساھون" کے معنی ہیں نماز میں سستی، اسے ترک اور ضائع کر دینا۔[1]

---

[1] تفسیر نوالثقلین

Presented by Ziaraat.Com

- شعائر الٰہی کی حفاظت کے لئے نماز جماعت میں شرکت کا حساب اور ہے اور نفسانی مقاصد کی تکمیل کے لئے ریا اور خود نمائی کا حساب اور ہے۔
- حدیث مبارکہ میں ہے کہ جو شخص اپنے گھریلو استعمال کی چیزیں ہمسائے کو دینے سے دریغ کرتا ہے۔ خداوند عالم قیامت کے دن اپنا لطف کرم اس سے دور رکھے گا۔[2] البتہ ایک اور حدیث میں ہے کہ "پوچھا گیا کہ ہمارے کچھ ایسے ہمسائے ہیں کہ جب ہم انہیں اپنے گھریلو استعمال کی چیزیں عاریہ میں دیتے ہیں تو انہیں یا توڑ دیتے ہیں یا پھر خراب کر دیتے ہیں تو کیا اگر ہم چیزیں نہ دیں پھر بھی گناہ ہے؟ فرمایا: ایسی صورت میں نہ دینے میں کوئی حرج نہیں ہے۔[3]
- حدیث شریف میں ہے: جو شخص اوقات نماز کی پروا نہیں کرتا اور نماز کو اول وقت میں نہیں پڑھتا اس کے لئے "ویل" ہے۔[4]
- حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں: " ماعون" کے زمرے میں قرض الحسنہ، دوسروں کے بارے میں ہر قسم کی نیکی، گھریلو استعمال کی چیزیں اور زکاۃ آجاتی ہے۔[5]
- سنگدل انسان اس حد تک جا پہنچتا ہے کہ: فقر و فاقہ کی سخت ترین قسم جو مسکینی ہے۔ نہایت ضروری قسم کی حاجت جو کہ خوراک ہے اور وہ بھی استعمال کی حد تک تاکہ گھر میں رکھنے کے لئے نہ تو خود اس بارے میں کوئی قدم اٹھاتے ہیں اور نہ ہی دوسروں کو اس کی تشویق و ترغیب کرتے ہیں۔

---

[2] تفسیر کنز الدقائق
[3] تفسیر نور الثقلین
[4] تفسیر نور الثقلین
[5] کافی جلد ۳، ص ۴۹۹

Presented by Ziaraat.Com

کچھ ریا کے بارے میں

ریاکاری اور شہرت طلبی دو ایسی موذی اور عظیم آفتیں ہیں جو ہر وقت صاحبان ایمان کے لئے خطرہ ناک ثابت ہو سکتی ہیں۔ "ریا" یہ ہے کہ انسان کوئی ایسا کام کرے جو لوگوں کے دکھائے کے لئے ہو۔ اور ''شہرت'' یہ ہے کہ انسان کوئی ایسا کام بجالائے جس سے اس کا مقصد یہ ہو کہ وہ لوگوں کے کانوں تک پہنچے اور لوگ اس کی تعریف کریں۔ یہ دونوں کام نفاق کی علامت ہیں۔ چنانچہ قرآن مجید منافقین کے متعلق ارشاد فرماتا ہے "اِذا قَاموا اِلَی الصَّلوٰۃِ قَامُوا کُسالیٰ یُرَاءُونَ النَّاس "[6] جب نماز کے لئے کھڑے ہوتے ہیں تو سستی کے ساتھ اور ریاکاری کے لئے۔ اور یا جس طرح ارشاد ہے "ولا یُنفِقون اموالھم اِلَّاوَھُم کَارِھُونَ" [7] لوگوں کی امداد نہیں کرتے مگر بوجھل دل کے ساتھ۔

روایات میں ہے کہ ریاکار کا ظاہر بڑا خوبصورت مگر باطن بہت گھٹاؤنا ہوتا ہے۔ ظاہر میں خضوع و خشوع اور تواضع کا اظہار کرتا ہے مگر باطن میں گناہوں سے باز نہیں آتا ہے۔ ظاہر میں بھیڑ مگر باطن میں بھڑیا ہوتا ہے، بجائے اس کے کہ دنیا سے آخرت کو حاصل کرے۔ آخرت میں دنیا کی طرف لوٹنے کی خواہش کرے گا۔ خداوند عالم کی ستار العیوبی سے ناجائز فائدہ اٹھاتا اور گناہ پہ گناہ کئے جاتا ہے۔

حضور سرور کائناتؐ فرماتے ہیں: ''سخت ترین عذاب ہے اس کے لئے جس میں لوگ تو خیر دیکھیں لیکن در حقیقت اس میں خیر نام کی کوئی چیز نہ ہو، فرشتے بعض لوگوں کے اعمال عالم بالا کی طرف لے جاتے ہیں لیکن جواب ملتا ہے کہ اس شخص کا مقصود و مطلوب اللہ نہیں تھا۔ لہذا ان اعمال کو واپس لے جاؤ''

---

[6] نساء/۱۴۲

[7] توبہ/۵۴

Presented by Ziaraat.Com

اسلامی نقطہ نظر سے ریاکاری ایک طرح کا شرک ہے ۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے ایسے شخص کے بارے میں ارشاد فرمایا ہے: جو نیک اعمال تو انجام دیتا ہے لیکن خدا کے لئے نہیں بلکہ لوگوں کے سنے (اپنی شہرت) کے لئے تاکہ لوگ اس کی تعریف کریں۔ کہ وہ مشرک ہے۔ پھر آپؑ نے اس آیت کو تلاوت فرمایا "ولا یشرك بعبادة ربّه احدا"[8]۔[9]

ریاکاروں کی نشانی یہ ہے کہ اگر ان کی تعریف، وستائش کی جائے تو اپنے نیک اعمال کو اور زیادہ انجام دیتے ہیں اور اگر تعریف نہ کی جائے تو نہیں کم کر دیتے ہیں۔

یہ بات قابل توجہ ہے کہ ریا اس قدر سخت انتقاد اور تنبیہ ایسے لوگوں کے لئے ہے جو ابتداء ہی سے غیر اللہ کے لئے کام انجام دیتے ہیں۔ لیکن اگر ابتداء ہی سے انسان خداوند عالم کی خوشنودی کے لئے کام انجام دیتا ہے لیکن لوگ جب اس کے کام سے آگاہ ہو جاتے ہیں تو اس کی تعریف وستائش کرتے ہیں تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام فرماتے ہیں "کوئی شخص ایسا نہیں ہے جو اس بات کو پسند نہ کرتا ہو کہ اس کی خوبیاں لوگوں میں ظاہر ہوں، بشرطیکہ اول وقت میں اور ابتداء میں اس کی نیت بندے نہ ہوں بلکہ خدا ہو" اذا لم یکن منع ذالك بذالك "[10]

اخلاص

---

[8] سورہ کهف/۱۱۰

[9] تمام روایات کتاب " میزان الحکمت " باب ریا سے لی گئی ہے۔

[10] کافی ج ۲، ص ۲۹۷

Presented by Ziaraat.Com

اخلاص در حقیقت ریا اور شہرت طلبی کے مقابل میں ہے۔ حدیث شریف میں ہے "خدا وند صرف خالص لوگوں ہی کو پسند فرماتا ہے۔" الا للہ الدین الخالص "[11]"

- " وَ مَن أَخۡلَصَ لله أَرۡبَعِينَ صَباحاً ظَهَرَتۡ يَنَابِيعُ الۡحِكۡمَةِ مِن قَلۡبِهِ اِلَى لِسَانِهِ " [12]۔ جو شخص چالیس دن خلوص نیت کے ساتھ کام انجام دیتا رہے خداوند عالم حکمت کے چشمے اس کے دل سے اس کی زبان پر جاری فرمائے گا۔
- ایمان کامل کی نشانی یہ ہے کہ انسان کے اندر کسی سے حب و بغض، کسی کو دینا یا نہ دینا صرف اور صرف خدا کے لئے ہو اور افضل ترین عبادت اخلاص ہے۔ حضرت سیدہ طاھرہ فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا سے منقول ہے .... مَنۡ أَصۡعَدَاِلَى اللهِ خَالَصَ عِبَادَتِهِ اَهۡبَطَ اللهُ عَزَّوَجَلّ اَفۡضَلَ مَصۡلَحَتِهِ " [13] جو شخص اپنی خالص عبادت اللہ کی طرف بھیجتا ہے تو اللہ تعالیٰ بھی اس کی طرف بہترین مصلحت نازل فرماتا ہے۔

پیام

۱۔ قیامت کی عملی تکذیب اہل ایمان کے لئے ایک حیرت انگیز اور موجب سوال امر ہے۔ (ارأیت الذی)

۲۔ یتیم کو اپنے سے دور کر دینا انسان کو خدا سے دور کر دیتا ہے۔ (یکذب بالدین .... یدع الیتیم)

۳۔ ایمان کی نشانی یتیم نوازی، بھوکے ننگے اور معاشرے کے محروم طبقات کی دیکھ بھال ہے۔ اور جو شخص ان سے بے توجہ رہے وہ بے دین ہے۔
(یکذب بالدین..... یدع الیتیم)

---

[11] زمر: ۳
[12] جامع الاخبار ص ۹۴
[13] بحار الانوار ج ۶۷، ص ۲۴۹

Presented by Ziaraat.Com

۴۔ عقیدہ اور عمل کے درمیان انتہائی گہرا رابطہ ہے یتیم کو دھکے دینے جیسے مسائل کو جزئی نہیں سمجھنا چاہئے۔ کیونکہ ایسے مسائل بعض اوقات دین مبین کی تکذیب جیسے اہم مسائل کی نشاندہی کرتے ہیں (یکذب بالدین.... یدع الیتیم)

۵۔ محبت کی جذباتی ضروریات کو جسمانی ضروریات پر فوقیت حاصل ہے، پہلے یتیم کی محبت پھر اسے جی بھر کر کھلانا۔ (یدع الیتیم... طعام المسکین)

۶۔ ہر نماز قابل قدر وقیمت نہیں ہے اور نہ ہی ہر نمازی جنتی ہے (فویل للمصلین)

۷۔ سہو اور بھول چوک اگر کوتاہی اور بے پرواہی کی وجہ سے ہو تو وہ قابل مذمت ہے (عن صلاتھم ساھون)

۸۔ نماز میں اگر سہو ہو جائے تو یہ قابل بخش ہے اور اس کی تلافی ہو سکتی لیکن نماز سے سہو کا مطلب یہ ہے اسے ترک کر دینا جو ناقابل معافی جرم ہے (عن صلاتھم) ہے "فی صلاتھم" نہیں ہے۔

۹۔ یہ بات اس وقت خطرناک صورت اختیار کر لیتی ہے جب برے کام انسان کی دائمی سیرت بن جائیں (یکذب..... یدع...... لایحض) فعل مضارع کی صورت میں ہیں جو استمرار پر دلالت کرتا ہے۔

۱۰۔ خلوص واخلاص، نماز اور تمام عبادات کی قبولیت کی شرط ہے۔ (فویل للمصلین ....یراءون)

۱۱۔ غربا و مساکین کو کھلانا صرف دولتمندوں اور مالداروں کا کام نہیں، سب کا فریضہ بنتا ہے، خواہ دوسروں کی تشویق وترغیب دلانے ہی سے کیوں نہ ہو۔ (ولایحض علی طعام المسکین)

۱۲۔ جو شخص کبھی کبھار نماز سے غافل ہو جائے اس کے لئے "ویل" ہے اس سے دائمی تارک الصلوٰۃ کا اندازہ آپ خود ہی لگا سکتے ہیں (فویل للمصلین...عن صلاتھم ساھون)

Presented by Ziaraat.Com

۱۳۔ عوام الناس کی ضروریات سے بے توجہی اور لا تعلقی سزا کا موجب ہوتی ہے (فویل..... یمنعون الماعون)

۱۴۔لوگوں کی خدمات نماز کے شانہ بشانہ ہے۔(فویل للمصلین ... یمنعون الماعون)

۱۵۔ نماز سے غفلت، عوامی خدمت سے غفلت کا سبب بن جاتی ہے ۔(عن صلاتھم ساھون.... یمنعون الماعون)

۶ ۔ بھوکے ننگے معاشرہ کے محروم افراد سے بے اعتنائی، قیامت کے بارے میں بد اعتمادی کی نشانی ہے(یکذب بالدین .... ولا یحض علی طعام المسکین)[14]

۷ ۔ نماز کی اصل اور حقیقت سے سہو قابل مذمت ہے نا کہ رکعات نماز کی تعداد میں سہو، جو بعض اوقات نمازی کو لاحق ہو جاتا ہے اور قابل تلافی ہوتا ہے۔(عن صلاتھم ساھون)

۸ ۔جو لوگ خدا سے جدا ہو جاتے ہیں یا خدا سے کٹ جاتے ہیں وہ ریاکاری کے ذریعے خلق خدا کے نزدیک ہونے کی کوشش کرتے ہیں۔(یکذب......یراءون)

۹ ۔بخل، منکرین قیامت کی خصوصیت ہے حتیٰ کہ چھوٹی چھوٹی چیزوں کی عاریۃً دینے سے بھی بخل سے کام لیتے ہیں۔(یکذب ......یمنعون الماعون)

والحمد للہ رب العالمین۔

---

[14] سورہ الحاقہ / ۳۴

Presented by Ziaraat.Com